بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم۔ پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۱ تبلیغ ۱۳۴۲ھ ش | ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ | ۲۱ فروری ۱۹۶۳ء | نمبر ۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ فروری بوقت ۸½ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت آخری عشرۂ رمضان کے مبارک ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ مومن اور متّقی کی زندگی کا متکفل اور ذمہ دار ہوتا ہے

جو دنیا کے لئے خدا کی عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا

"ہماری جماعت جس نے مجھے پہچانا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دیں۔ اس سے قوتِ یقین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان نشانات کو پوشیدہ نہ رکھے۔ اور جس نے دیکھے ہیں وہ ان کو بتلادے جو غائب ہیں تاکہ بُرائیوں سے بچیں اور خدا پر تازہ ایمان پیدا کریں اور ان نشانات کو عمدہ براہین سے سجا سجا کر پیش کریں۔ یاد رکھو خدا کے دلائل اور براہین کو جو غور سے نہیں دیکھتے وہ اندھے ہوتے ہیں اور حق کو دیکھ نہیں سکتے اور ان کے سننے کے کان نہیں ہوتے۔ یہ لوگ چارپائے بلکہ ان سے بھی بدتر ہوتے ہیں اور خدا ان کی زندگی کا متکفل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ مومن اور متقی کی زندگی کا ذمہ دار ہے ھو یتولّی الصالحین اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے دُور اور چوپاؤں کے مشابہ ہیں ان کی زندگی کا کفیل نہیں۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ کوئی آدمی ذبح ہوتے ہوئے بکروں کے سر پر بھی بیٹھ کر روتا ہے؟ پھر جو لوگ بکروں سے بھی گئے گزرے ہیں ان کی زندگی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ جانوروں کی زندگی کو دیکھ لو محنتیں ان سے لی جاتی ہیں اور ان کو ذبح کیا جاتا ہے۔ پس جو انسان خدا سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اس کی زندگی کی ضمانت نہیں رہتی۔ چنانچہ قل ما یعبؤا بکم ربّی لولا دعاء کم یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے۔ یاد رکھو جو دنیا کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں یا اس سے تعلق نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"آج رات طبیعت نسبتاً بہتر رہی"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

درخواستِ دُعا

— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب —

لنڈن سے مکرم مرزا منان احمد صاحب کا خط آیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ وہ بیمار ہیں اور بیس دن سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مرض دم بدم بڑھتا جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کیلئے دُعا کی تحریک

ربوہ ۲۰ فروری۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بندش پیشاب کے عارضہ کی وجہ سے تا حال بہت بیمار ہیں۔ اصل مرض میں ابھی تک افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں ہفتہ شجر کاری

ربوہ میں شجر کاری کے لئے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے ۲۰ فروری ۱۹۶۳ء کو پودہ جات تقسیم کئے جائیں گے۔ باشندگان ربوہ سے گزارش ہے کہ درختوں کی کاشت سے پہلے دو فٹ قطر کے دو فٹ گہرے گڑھے کھود کر تیار رکھیں اور گڑھوں میں کھاد کی بجائے بھل استعمال کریں۔

(سکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ماہنامہ "انصار اللہ" کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی رائے

یہ رسالہ احباب کیلئے ایک معلم اور مربی کا کام دیگا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں :-

"اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور ملفوظات اور پُر معارف تحریرات شائع کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضورؑ کے صحابہؓ کے دلچسپ حالات قبول حق کے ایمان افروز واقعات اور روایات قربانی ایثار اور فدائیت کے نمونے شائع کرنے کا انتظام ہے اور پھر تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کے چیدہ چیدہ واقعات بھی پیش کرنے کا پروگرام ہے ..... الغرض یہ رسالہ ایک معلم اور مربی کا کام دے گا۔"

مندرجہ بالا خوبیوں کا حامل یہ بلند پایہ تربیتی رسالہ آپ کو بھی ضرور منگوانا چاہیئے سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے (قائد اشاعت)

صاحب نصاب احباب اپنا محاسبہ کریں

بعض احباب پر زکوٰۃ شرعاً واجب ہوتی ہے۔ مگر وہ اس کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہوتے حالانکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم کسی انسان کی طرف سے نہیں بلکہ براہ راست اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور کلام پاک میں اس کے متعلق بار بار حکم آیا ہے الہیٰ منشاء کے ماتحت جو پانچ بناء اسلام کی مقرر کی گئی ہیں اور جن کا انکار گویا اسلام سے انکار ہے ان میں زکوٰۃ کو شامل کیا گیا ہے

پس ایسے احباب جن پر زکوٰۃ شرعاً واجب ہوتی ہے اپنا محاسبہ کریں اور جس قدر زکوٰۃ ان پر واجب ہوتی ہے ادا کر کے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

"اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ"

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مصری شاہ لاہور کی رسید بک نمبر ۳۱۵۵ گم ہو گئی ہے جو کہ رسید نمبر ۸۰ تک استعمال شدہ ہے۔ لہٰذا کوئی خادم رسید بک مذکورہ پر چندہ ادا نہ کرے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انتخاب نمائندگان شوریٰ کے متعلق ایک ضروری فیصلہ

مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء میں انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں ایک فیصلہ یہ ہوا تھا کہ سیکرٹریان مال بقایادار نہ ہونے میں جلسہ سالانہ کے چندہ کو بھی شامل کر کے رپورٹ کیا کریں۔ فیصلہ حسب ذیل ہے۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء ۱۹۳۸ء ۱۹۳۹ء میں یہ فیصلہ فرما چکے ہیں کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں شامل ہے پس نمائندہ مجلس مشاورت اور عہدیدار اس شخص کو مقرر کیا جائے جو چندہ عام یا حصہ آمد کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کا بھی بقایادار نہ ہو جو اس غرض کے لئے سیکرٹری مال کی تصدیق ضروری ہوگی۔"

لہٰذا انتخاب نمائندگان برائے مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء کی اطلاع بھجواتے وقت سیکرٹریان مال اس فیصلہ کو ملحوظ رکھیں اور صراحت سے بقایادار کے ضمن میں لکھیں کہ جلسہ سالانہ کا بھی بقایادار نہیں ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواست دُعا۔ برادرم چوہدری مظفر حسین صاحب کارکن دفتر وکالتِ مال بعارضہ شدید بخار بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (سردار محمد محلہ دارالیمن ربوہ)

"عید فنڈ"

یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے۔ اس وقت عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے عید کے موقع پر ایک روپیہ فی کس تھی۔ لیکن اب جبکہ احباب کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں۔ اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر دوست کو حسب توفیق عید فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔

سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ عید سے پہلے ہی احباب کے گھر سے عید فنڈ وصول کرنے کا انتظام کریں۔

یاد رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ لہٰذا اس کی کل رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔ اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

فطرانہ

فطرانہ عید سے پہلے ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جاوے نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح سے فطرانہ ادا کریں۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جاوے۔ تا اس رقم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ۔ مساکین اور نادار احباب میں تقسیم فرما دیں۔ باقی نو حصے مقامی مقامی غرباء میں تقسیم کر دئے جاویں۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ دوسرے چندوں کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائی جاوے۔

چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ رمضان کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جاوے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

حصہ آمد کے بقایادار اور مقامی عہدیداران توجہ فرماویں

پیشتر ازیں اخبار الفضل مجریہ ۱۰ر جنوری ۱۹۶۲ء و ۲۱ر جولائی ۱۹۶۲ء میں بڑی تفصیل کے ساتھ اعلان کیا گیا تھا کہ حصہ آمد کے بقایادار اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے مقامی امیر یا مقامی صدر یا سیکرٹری مال یا سکرٹری وصایا کی سفارش کے ساتھ درخواستیں بھجوایا کریں۔ مگر اس کی تعمیل پورے طور پر نہیں ہو رہی۔ لہٰذا اب تیسری مرتبہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حصہ آمد کے جو بقایادار بالاقساط اپنا بقایا ادا کرنے کے لئے درخواست کریں۔ انہیں اپنی درخواستوں میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

(۱) ادائیگی بقایا کے لئے قسط معقول ہونی چاہیئے۔ جس سے کم سے کم مدت میں بقایا ادا ہو جائے۔

(۲) درخواست میں یہ اقرار بھی ہونا چاہیئے کہ قسط بقایا کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی باقاعدہ ادا کریں گے۔

(۳) ایسی درخواستیں براہ راست دفتر کو نہ بھیجی جائیں بلکہ مقامی امیر یا صدر یا سیکرٹری مال سیکرٹری وصایا کی سفارش کے ساتھ بھجوائی جائیں۔

کوئی درخواست مجلس میں منظوری کے لئے پیش نہیں کی جائے گی جب تک ان تینوں امور کی پابندی نہ ہو۔ مقامی عہدہ داران اور انسپکٹران وصایا اس اعلان کی پابندی کرائیں یہ مجلس کارپرداز کا فیصلہ ہے اس کی تعمیل ہونی چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ بہشتی مقبرہ — ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

183

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ فروری ۱۹۶۳ء

عظیم الشان اعزاز کی بنیاد اس عظیم الشان کام پر ہے جو مدعی کر کے دکھاتا ہے

جب سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں دشمنانِ اسلام کی اذیتوں اور دشمنوں کی تکالیف اٹھا رہے تھے اور طرح طرح کے مصائب ان کے لئے پیدا کئے جا رہے تھے۔ اس وقت کسی کے دل میں بھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ نبوت بھی کوئی اعلےٰ چیز ہے۔ سوائے ان فدائیوں کے جنہوں نے اپنی طبعی سعادت کی وجہ سے آپ کو قبول کر لیا تھا اور آپ کے ساتھ مصیبتوں میں شامل ہو گئے تھے۔

یہ چند لوگ تھے جن میں کچھ قریشی اور زیادہ تر غلام شامل تھے جن پر اللہ تعالےٰ نے نبوت کی حقیقت کھول دی تھی۔ اور جنہوں نے اللہ تعالےٰ کے راستہ پر گامزن ہونے کا تہیہ کر لیا تھا۔ خواہ اس کے لئے وطنِ عزیز کو ہی کیوں نہ چھوڑنا پڑے یا اپنی جان ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے۔

مکہ مکرمہ میں خود آپ کی جان پر جو گزرتی تھی آج بھی اس کا بیان پڑھ کر انسان کانپ جاتا ہے۔ تاہم آپ تھے کہ اتنی زبردست مخالفت کے مقابلہ میں جس کے نتیجہ میں آپ کو ہر قسم کی توہین برداشت کرنا پڑتی اور اکثر جان کا خطرہ لگا رہتا آپ اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنے سے کسی صورت میں بھی باز نہیں آتے۔ آپ کے اعلانِ حق سے قریشِ مکہ کی تمام ایذادہی کی شیطانی خصلتیں یکدم بیدار ہو گئی تھیں۔ یہاں تک کہ آپ کے قریبی رشتہ دار اور عزیز بھی آپ کو مٹانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

جب اہلِ مکہ میں آپ کو بظاہر کامیابی نہ ہوئی تو آپ تبلیغِ حق کے لئے طائف گئے اور وہاں کے بڑے بڑے سرداروں کو پیغامِ حق پہنچایا۔ ان بدبختوں نے بھی آپ کی مخالفت کی اور آپ کے پیچھے شہر کے غنڈے لگا دیئے جو آپ پر پتھر پھینکتے تھے۔ اس طرح ناکام ہو کر آپ پھر مکہ کی طرف لوٹ آئے اور ایک دشمن کی پناہ لے کر مکہ میں داخل ہو سکے۔

اس سے پہلے اہلِ مکہ نے جو بدسلوکیاں آپ کے ساتھ روا رکھیں۔ تاریخِ انسانیت ہمیشہ تک اس کے زخموں سے خون برساتی رہے گی۔ ایک داعیٔ حق کا استقبال جس شقاوت سے آپ کے ہم وطنوں نے کیا سوائے انبیاء علیہم السلام کی جماعت کے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ سوال یہ ہے کہ ایسی حالت میں کیا کسی کو یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ "نبوت" بھی کوئی خیر کی چیز ہے۔ اس وقت جو بھی آپ کو دیکھتا تھا نبوت کو اپنے دنیاوی معیاروں کے مطابق یقیناً (نعوذ باللہ) ایک لعنت ہی سمجھتا ہوگا۔ حالت یہ تھی کہ جن لوگوں کے دلوں میں ذرا رحم کی چنگاری تھی بھی تو وہ صرف دل ہی میں کڑھ کر رہ جاتا ہوگا۔ لیکن آپ کی حالت کو قطعاً مرغوب اور قابلِ تقلید نہیں سمجھتا ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ وہ یہی چاہتا ہوگا کہ یہ شخص اپنی ضد کو چھوڑ دے اور اپنے آپ کو ان مصیبتوں سے محفوظ کر لے۔ کفار میں سے ایک آدھ شخص ضرور ایسا ہوگا۔ جو آپ کے لئے ہمدردی کے جذبات رکھتا ہوگا مگر اس کی ہمدردی کا اظہار بھی صرف اسی خواہش تک محدود ہوگا۔ کہ آپ تبلیغِ حق کا دھندا ترک کر دیں۔ چنانچہ کفار نے کئی بار یہ کوشش کی تھی کہ آپ بتوں کو برا کہنا اور مشرکوں کے اعمال پر تنقید کرنا چھوڑ دیں تو وہ آپ کو اپنی آنکھوں پر بٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کی امانت، دیانت اور حسنِ کردار کا ان کے دلوں پر ضرور اثر تھا۔ مگر اس کے باوجود وہ آپ کی ذات کو اپنے کاروبار، اپنے قومی وقار اور انفرادی عزائم کے لئے (نعوذ باللہ) منحوس سمجھتے تھے۔

ایسی حالت میں کون تھا جو کہہ سکتا کہ "دعوتِ حق" دوسرے لفظوں میں "دعوئے نبوت" بھی کوئی اچھی چیز ہے۔ کسی دنیا پرست کی تو کیا کسی نیک انسان کی بھی جرأت ہو سکتی تھی۔ کہ وہ "نبوت" کا نام بھی لے۔ یہی وجہ ہے کہ سوائے ان نیک اور سعید لوگوں کے جنہوں نے آپ کے پیغام کو سنا اور تسلیم کر لیا۔ اور آپ کی اطاعت کو قبول کیا۔ کسی انسان نے خود نبی ہونا تو کیا "نبی" کا ساتھی ہونا بھی قبول نہ کیا۔ اس ابتلاء کے عہد میں کوئی شخص بھی "مدعیٔ نبوت" بن کر نہ اٹھا۔ کیونکہ ایسے لوگوں کی نظر میں نبوت محض ایک کانٹوں کا جھاڑ تھا کون منچلا ایسا تھا جو اس کانٹوں کے جھاڑ میں اپنے آپ کو الجھاتا۔ آپ کی ذات پر ظلم وستم کی حد ہو چکی تھی۔ یہاں تک کہ آپ کو اپنا وطنِ عزیز چھوڑنے پر مجبوراً ہونا پڑا۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے آپ مکہ مکرمہ سے نکل پڑے اور اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی سے آپ نے "ارضِ امن" یثرب میں پہنچ کر آرام کا سانس لیا۔ فدائیانِ مدینہ نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور آپ مکہ کے خلاف یہاں دشمنوں کی ایذادہی سے محفوظ ہو گئے۔ مگر اہلِ مکہ نے کوشش کی کہ یہاں بھی آپ کو چین نہ ملے۔ تاہم ان کی تمام کوششیں نہ صرف رائیگاں گئیں۔ بلکہ رفتہ رفتہ آپ کی پوزیشن محفوظ سے محفوظ تر ہوتی چلی گئی۔ اور چند ہی سالوں میں آپ کی اخلاقی قوت اللہ تعالےٰ کے حکم سے مادی طور پر بھی نمایاں ہونے لگی۔

اس طرح چند ہی سال میں وہ انسان جو اپنوں کی ایذادہی سے بچ کر مدینہ میں آ گیا تھا ایک کامیاب انسان نظر آنے لگا۔ اور وہ کشمکش جو آپ کی نہایت بے بسی کے عالم سے شروع ہوئی تھی۔ آپ کی دو جہانوں کی شہنشاہی پر جا کر منتج ہوئی۔ آخر ایک روز وہ بھی آیا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے آپ کی ذات پر پے بہ پے ظلم وستم ڈھائے تھے۔ آپ سے رحم کے طالب ہوئے اور آپ نے نہایت خوش دلی کے ساتھ یوسف کے بھائیوں سے سلوک سے بھی بڑھ کر اپنے بھائیوں سے سلوک کیا۔

آج سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے اپنی قسم کے شاندار پہلے اور آخری بادشاہ ہیں۔ تمام بڑے بڑے قبیلے آپ کے پرچم کے نیچے جمع ہیں۔ آپ کے رعب سے نہ صرف سردارانِ عرب کانپ رہے ہیں بلکہ ایران و روم کی شہنشاہیاں بھی لرزہ بر اندام ہیں۔

یہ وقت تھا جب بعض نادانوں کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ "نبوت" دراصل دنیا کی بادشاہت حاصل کرنے کا (نعوذ باللہ) ایک ڈھونگ ہے۔ چنانچہ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی وغیرہ اسی زمانہ کی پیداوار ہیں۔ ان لوگوں نے نبوت کو بھی دنیاوی شان وشوکت کے حصول کی سیڑھی سمجھ لیا۔ چنانچہ اس کا ثبوت وہ خط ہے۔ جو مسیلمہ کذاب نے آپ کو حکومت کے بٹوارے کے لئے لکھا۔ اور نیز یہ لکھا کہ اس کو اپنا جانشین بنایا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ ایک ٹہنی بھی تم کو نہیں دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کوئی تخت بنوایا اور نہ کوئی تاج۔ مگر آپ کی سلطنت کا تخت و تاج معلومہ دنیا کے دلوں پر چھا گیا تھا۔ نادانوں نے یہ نہ سمجھا کہ یہ شہنشاہِ اعظم وہی گدا کا گدا ہے، جو اس وقت تھا جب قریشِ مکہ آپ کو ایذاؤں کا نشانہ بنا رہے تھے۔

الغرض ان لوگوں نے ظاہری تسلط ہی کو "نبوت" کا پھل سمجھ لیا۔ اور سمجھ لیا کہ یہ محض ایک جادو کا لفظ ہے۔ جس سے وہ بھی دنیاوی شان وشوکت کے عروج تک پہنچ سکتے ہیں۔ حالانکہ نبوت کے مقابلہ میں یہ کیا تمام دنیا کی سلطنتیں ہیچ ہیں۔

یہ نمونہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مجددین اور ان کے خلفاء کی صورت میں بھی دیکھتے ہیں۔ ہزاروں لوگوں نے سچے اولیاؤں کی کامیابیوں کو دیکھ کر اولیائی کے جھوٹے دعوے کئے ہیں۔ چنانچہ ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت المسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی کو دیکھ کر سینکڑوں خود ساختہ لیڈروں نے اسلامی جماعتیں کھڑی کی ہیں۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بنصرہ العزیز کی کامرانیوں اور کارناموں کو دیکھ کر دسوں شخصوں نے مصلح موعود ہونے کے دعوے کر دیئے ہیں۔ انہوں نے سمجھا ہے کہ بس چند ایک ٹریکٹ شائع کر دینے سے وہ مصلح موعود بن گئے ہیں۔ حالانکہ اگر ان لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے بینائی دی ہوتی۔ تو وہ دیکھتے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کن عظیم طوفانوں سے گزر کر کشتیٔ نوح کو پار لگایا ہے۔ وہ ان عظیم تحریکوں کو ہی دیکھیں کہ کس طرح عین اس وقت جبکہ مخالفین سمجھتے تھے کہ اب احمدیت ختم ہو جائے گی۔ آپ نے الٰہی راہ نمائی سے ان کو جاری فرمایا۔ اور آج ان کی وجہ سے اسلام کا جھنڈا تمام دنیا کے کناروں پر لہرا رہا ہے۔ احرارِ یورپ کے مزاج کس طرح تبدیل ہو رہے ہیں۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات ہی میں جب دوسرے لوگ حواس باختہ ہو گئے تھے اور اپنے آپ کو بڑا ارسطوئے زماں سمجھ کر سمجھانے نکلے تھے ہیں اللہ کے بندے نے للکار کر کہا کہ میں خدا تعالےٰ کو دوڑتا ہوا آتا دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ گزشتہ جلسہ سالانہ میں ۷۰/۸۰ ہزار انسانوں کی شمولیت نے آپ کے "مصلح موعود" ہونے پر مہر لگا دی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۶۲ء

(آخری قسط)

احمدیوں سے خطاب

آخر میں میں احمدی دوستوں سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ احمدیت بفضلِ خدا عقائد کے لحاظ سے تمام دنیا پر غالب آچکی ہے۔ اور کوئی مذہب ایسا نہیں جو دلائل کی رو سے ہمارا مقابلہ کر سکے اور ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام غلط فہمیوں اور اعتراضات کا معقول و منقول طریق سے جواب دے سکتے ہیں لیکن ایک بات کا جواب دینا ہر ایک احمدی سے تعلق رکھتا ہے اور وہ ہے اپنی زندگی میں روحانی انقلاب پیدا کرنا۔ اور اس کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق بنانا ہے۔ پس آپ اپنے اندر ایک ایسی روحانی تبدیلی پیدا کریں کہ بالکل نئے انسان بن جائیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے کہ ایک پیٹ سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ اور وہ نمونہ دکھاؤ جو غیروں کے لئے کرامت ہو۔ اور اس مقدس اور بابرکت روحانی اجتماع میں شامل ہونے والوں سے میں خدا تعالےٰ کا واسطہ دے کر برادرانہ درخواست کرتا ہوں کہ ان میں سے اگر کسی کے دل میں اپنے کسی بھائی کی طرف سے رنجش اور کدورت ہے اور ایک دوسرے سے ناراض ہیں تو وہ اسی وقت سے نیت کرلیں کہ وہ اپنے بھائی سے جلد صلح کرلیں گے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے بندے ہوں گے۔ اور آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خوش رہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہوگے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دئے جاؤگے۔ اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو۔ تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جاوے یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل ان کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشاء کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کو چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے۔ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلے میں پیار کرتے ہو۔ پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤگے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کرکے دکھلائے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

اے ہمارے پیارے خدا تو ہم سب کو ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ٭

شذرات

⊙ بھارت میں اسلام کا تعارف

معاصر کوہستان میں "دلی جو ایک شہر تھا" کے زیر عنوان قسط وار ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت دلی میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ اس مضمون میں بھارتی مسلمانوں کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے مضمون نگار نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ:۔

"بھارت میں اب صرف ایک سیاسی جماعت ہے جسے آپ مسلمانوں کی آرزوؤں اور تمناؤں کا مرکز کہہ سکتے ہیں اور وہ جماعت اسلامی ہے۔۔۔۔ جماعتِ اسلامی نے بھارت میں اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کے تحفظ کیلئے جو منصوبہ بنایا ہے اس کو تین ابواب میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) اسلام کا وسیع پیمانے پر تعارف (۲) اصلاح معاشرہ (۳) سیاسیات ۔۔۔۔ جماعت اسلامی نے یہ پروگرام نہایت ٹھوس بنیادوں پر استوار کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے اراکین کی مخلصانہ جدوجہد سے بھارتی مسلمان باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔"

(کوہستان ۱۳ فروری ۶۳ء)

مضمون نگار نے بھارت کی جماعتِ اسلامی کیساتھ جن تمناؤں اور آرزوؤں کو وابستہ کیا ہے خدا کرے کہ وہ پوری ہوں اگر بھارتی مسلمان باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائیں تو یہ یقیناً بہت خوشی کا مقام ہوگا لیکن مشکل یہ ہے کہ بھارتی جماعت اسلامی نے "مسلمانوں کے تحفظ کے منصوبہ" کے سلسلے میں "اسلام کا وسیع پیمانے پر تعارف" کرانے کی مہم شروع کرنے کا جو ارادہ کیا ہے اگر اس سے مراد مودودی صاحب کے قلم سے اسلام کا تعارف ہے تو ہمیں یقین ہے کہ یہ تعارف (جو اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے) بھارتی مسلمانوں کے حق میں ہرگز مفید ثابت نہ ہوگا بلکہ ان کی راہ میں مزید کانٹے بچھانے کا موجب بنے گا۔ مثلاً مودودی صاحب اسلام کا تعارف یوں کراتے ہیں:۔

"مسلم پارٹی اصلاح عمومی اور تحفظ خودی دونوں کی خاطر ۔۔۔ ایک طرف اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی اور تمام ملک کے باشندوں کو دعوت دیگی کہ اس مسلک کو قبول کریں۔ دوسری طرف اگر اس میں طاقت ہوگی تو لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کریگی"!

(رسالہ حقیقت جہاد مصنفہ مودودی صاحب)

یہ ہے اسلام کا وہ تعارف جسے جماعت اسلامی کے امیر پیش کرتے ہیں۔ کیا کوئی فہمیدہ انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ تعارف اہل بھارت کے قلوب میں اسلام کی محبت پیدا کر سکتا ہے اور اس کی بدولت بھارتی مسلمان باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائیں گے؟

⊙ ایک بنیادی اور اصولی نکتہ

اہل حدیث کے اخبار ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں "شریعت اسلامی میں ظن کی اہمیت" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے کہ احادیث ظنی ہیں اور ان میں تواتر اور یقین کا سرمایہ بہت کم ہے اس سلسلے میں فاضل مضمون نگار لکھتے ہیں:۔

"غلطی کی اصل وجہ ظن کا پنجابی زبان میں استعمال ہے اور ان حضرات (یعنی معترضین۔ ناقل) کی عربی زبان اور اس کے محاورات سے ناواقفیت ہے۔"

(الاعتصام ۱۸ جنوری ۶۳ء)

یہ بالکل صحیح اور درست ہے کہ بہت سے الفاظ کا مفہوم اصل زبان میں کچھ اور ہوتا ہے لیکن دوسری زبانوں میں منتقل ہو کر ان کے معنے یکسر بدل جاتے ہیں اس لئے کسی لفظ کا اصل مفہوم سمجھنے کے لئے اس زبان کا علم ضروری ہے جس کا وہ لفظ ہے۔

یہی وہ بنیادی اور اصولی نکتہ ہے جسے نظر انداز کرنے کی وجہ سے سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین کی اصل حقیقت و رفعت کو سمجھنے میں لوگوں کو ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ (شیخ خورشید احمد)

درخواستِ دعا

خاکسار کی بھانجی عزیزہ نسیم اختر بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے اسے کامل شفا عطا فرمائے"۔

(خاکسار نذیر احمد ٹیچر ٹی۔ آئی سکول ربوہ)

۲۔ میری اہلیہ بیگم رمضان سے بیمار ہیں۔ انکی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نعیم الدین ہڑپہ)

"بدروحوں" کا علاج نماز اور روزہ ہے؟

مسیحی گریجوایٹ کی داستان الم اور حضرت مسیحؑ کا ارشاد

(از مکرم جناب مولٰنا ابو العطاء صاحب)

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کے نمائندہ خصوصی نے اوکاڑہ سے زیر عنوان "ایک مسیحی گریجوایٹ کی داستان الم" لکھا ہے۔ کہ:۔

"مسٹر ایس ایم پال گریجوایٹ ہونے کے علاوہ ایک کھاتے پیتے زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں عرصہ سے مسٹر ایس ایم پال کو بطور لائبریرین شعبہ اطلاعات ریاست ہائے متحدہ امریکہ بنک اسکوائر لاہور و لائبریرین ایف سی کالج لاہور جانتا ہوں۔ مسٹر ایس ایم پال ہڑپہ کے قریب ایک گاؤں میں کافی زمین کے بھی مالک ہیں۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب تعلیم یافتہ اور تجربہ کار پال نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہا۔ "میرے گھر پر مسلسل اس سال سے بدروحوں کا پہرہ ہے۔" انہوں نے رومال سے آنکھیں پونچھتے ہوئے اپنی پوری داستان یوں سنائی۔

"میرے اکلوتے بیٹے کی عمر آٹھ سال کی تھی کہ گھر سے اس کے پاؤں اکھڑ گئے۔ گھر میں آہستہ آہستہ لڑائی جھگڑے۔ نحوست۔ بھوک، ننگ اور نااتفاقی نے اپنے قدم جمانے شروع کر دیئے۔ بزرگوں اور روحانیت کے ماہر لوگوں سے درخواستیں کیں۔ مگر کوئی مدد نہ کر سکا کئی سال تک کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کس پاداش میں یہ سزائیں مل رہی ہیں۔ عزیز و اقارب مذاق کرنے لگے۔ بعض نے وہم اور ایمان کی کمزوری کا طعنہ دیا۔ مگر "جس تن لاگے سو ہی تن جانے"

انہوں نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ ماہ اپریل ۵۰ء میں اچانک میری بیوی بیمار ہوگئی۔ میرے بہنوئی اپنے ایک واقف کار حکیم نما بزرگ کو علاج کی غرض سے میرے گھر لائے۔ ان دنوں میں لاہور میں مقیم تھا۔ بزرگ نے تاڑا کہ یہ گھر سونے کا انڈا دینے والی مرغی ہے۔ چنانچہ انہوں نے خوب پاؤں پسارے۔ ظاہری طور پر مسیحی عقیدے کے طور پر نماز بھی پڑھتے تھے دو سال تک ان بزرگ صورت کا آنا جانا میرے گھر پر رہا۔ ورنہ اتنا ہمیں علم ہو گیا کہ یہ بزرگ "کالا علم" بھی جانتے ہیں۔ اور خوب ماہر ہیں۔ اس وقت تک میرے خاندان کے جملہ افراد اس کے جال میں پھنس چکے تھے۔

جولائی ۵۲ء میں یہ بزرگ حسب معمول اپنے سالانہ دورے پر لاہور میرے گھر پر آئے۔ اور اپنے ہمراہ بہت سے چیلوں چانٹوں کو بھی لائے۔ ایک دن اتفاقاً غلطی سے میں نے یہ کہہ دیا کہ جب بزرگ آتے ہیں تو مہمان بھی بہت آجاتے ہیں۔ بس پھر کیا تھا۔ بزرگ آگ بگولا ہو گئے۔ اور دل ہی دل میں میرے لئے تباہی کا سامان کرنے لگے۔ چنانچہ حالات نے یکدم پلٹا کھایا مکان اچانک خالی کرنا پڑا۔ یکم ستمبر کو ملازمت چھوٹ گئی۔ چند ماہ بعد ۱۲۵/- روپے ماہوار کی ملازمت بڑی مشکل سے حاصل کی۔ بالآخر سات سال کے بعد چند عاملوں نے بتایا کہ گھر پر بدروحوں کا ڈیرہ ہے اور میرے اکلوتے لڑکے پر ان بدروحوں کا اثر ہے اس وقت سے تاحال قریباً ۳۹ عاملوں سے امداد حاصل کر چکا ہوں۔ مگر بے سود۔ مڈل پاس کرنے کے بعد میرے لڑکے کی حالت غیر ہونے لگی۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ ماں بہن کی کوئی پہچان نہ رہتی۔ طاقت حد سے زیادہ ہو جاتی۔ اور رات کو اچانک سوتے ہوئے باہر نکل جاتا، گاڑیوں میں بلا ٹکٹ سفر کرنا اس کا معمول ہو چکا ہے۔ کئی کئی دن گھر سے غائب رہتا ہے۔ اور پھر اچانک گھر میں موجود ہوتا ہے۔ تنخواہ اب پھر معقول ہے۔ زمین کافی ہے۔ مگر ہمیشہ مقروض رہتے ہیں۔ ہر کام میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ میری درخواست ہے کہ میری داستان غم کو اخبارات میں شائع کیا جائے ممکن ہے کہ کوئی خدا کا بندہ ایسا عمل بتائے جس سے بدروحوں کے سائے سے نجات حاصل کر سکوں۔"

(نوائے وقت ۱۸ فروری ۱۹۶۳ء)

اس داستان الم کو پڑھتے ہی میرا ذہن اس واقعہ کی طرف پھر گیا جسے انجیل متی میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک شخص کے لڑکے میں سے حواری بدروح نہ نکال سکے مگر یسوع مسیح نے اسے جھڑک کر نکال دیا۔ آگے لکھا ہے کہ:۔

"شاگردوں نے یسوع کے پاس الگ آکر کہا کہ ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے؟ اس نے ان سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ تو اس پہاڑ سے کہہ سکوگے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔"

(متی ۱۷: ۱۹-۲۰)

اس جگہ خاص طور پر افسوس کے ساتھ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اردو کی اناجیل میں سے پادری صاحبان نے متی کی انجیل کے اس باب کی اگلی آیت نکال دی ہے یعنی سترھویں باب کی بیسویں آیت کے بعد بائیسویں آیت مع نمبر درج ہے اور اکیسویں آیت مع نمبر حذف ہے۔ مگر ابھی تک عبرانی، انگریزی اور عربی اناجیل میں اکیسویں آیت موجود ہے۔ اور وہی درحقیقت مسیحی گریجوایٹ کی داستان الم کا مداوا بیان کرتی ہے۔ متی ۱۷: ۲۱ کے عربی الفاظ یہ ہیں:۔

"اما هذا الجنس فلا يخرج الا بالصلوٰة والصوم کہ بدروحوں کی یہ جنس نماز اور روزہ کے بغیر نہیں نکالی جا سکتی۔"

ظاہر ہے۔ کہ پادری صاحبان نے اس آیت کو کسی مصلحت کے ماتحت حذف کیا ہے تاکہ انہیں نماز اور روزے کا پابند نہ ہونا پڑے۔

مسیحی گریجوایٹ سے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ کتاب مقدس کے تہائی حصہ کے نسخہ پر عمل کریں۔ نماز اور روزہ کی پابندی کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں "بدروحوں" کے سائے سے کامل نجات بخشے گا۔ آج کل حسن اتفاق سے روزوں کا مبارک مہینہ رمضان المبارک جاری ہے۔ اگر گریجوایٹ صاحب صحیح طور پر روزے رکھیں اور حقیقی نمازوں کی پابندی کریں تو خدائے سمیع و علیم خود ان کی دعا کو سنکر ان کی مشکل کو دور فرمائے گا۔

اس جگہ ہم پادری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ انجیل میں تو حضرت مسیحؑ کا یہ قول ہے کہ:۔

"جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا۔ بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرے گا۔"

(یوحنا ۱۴: ۱۲)

اب اگر پادری صاحبان اور عیسائی بزرگ مسیحی گریجوایٹ کی مصیبت میں "بدروحوں" کو نہیں نکال سکے تو بات دو حال سے خالی نہیں (۱) یا تو انہیں ماننا چاہیئے کہ موجودہ پادریوں میں مسیحؑ پر ایمان نہیں بلکہ ان میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ورنہ کیا وجہ ہے کہ وہ مسیح سے بڑے کام تو کجا مسیح کے کاموں کی مانند بھی از روئے انجیل نہیں دکھا سکے؟ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اناجیل کے بیانات کی وہ حقیقت نہیں جو عوام عیسائی سمجھتے ہیں بلکہ وہ بیانات مجاز اور استعارہ سے پر ہیں۔ انہیں ظاہر پر محمول کرنا درست نہیں۔ حضرت مسیح کے معجزات اس رنگ پر نہ تھے جیسا عوام خیال کرتے ہیں۔

بہر حال ان دو صورتوں میں سے کوئی ایک صورت پادری صاحبان کو ضرور تسلیم کرنی پڑے گی۔ ع

من نمے گویم کہ ایں مکن آں کنی
مصلحت بیں و کار آساں کنی

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری سعادت احمد خاں صاحب، مکرم چوہدری کرامت احمد خاں صاحب، مکرم چوہدری بشارت احمد خاں صاحب مکرم چوہدری مبارک احمد خاں صاحب محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ ساکنان ربوہ اور مکرم چوہدری رفاقت احمد خاں صاحب و محترمہ سروری بیگم صاحبہ ساکنان لاہور نے لکھا ہے۔ کہ ہمارے والد محترم مکرم چوہدری برکت علی خاں صاحب مرحوم اپریل ۱۹۶۰ء میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کا ایک مکان معہ زمین قطعہ نمبر ۵/۱۵ واقعہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ہے۔ یہ مکان ہم پانچوں بھائیوں اور دونوں بہنوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس کے متعلق کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

کتاب "مذہب کے نام پر خون"

دوسرا ایڈیشن بہت جلد چھپ کر طیار ہو جائے گا

قیمت کاغذ درجہ اول فی سینکڑہ ۱۵۰/- روپیہ
" " درجہ دوم فی سینکڑہ ۱۲۵/- "
" فی کتاب کاغذ درجہ اول ایک روپیہ باسٹھ ۶۲ پیسے
" فی کتاب کاغذ درجہ دوم ایک روپیہ سینتیس ۳۷ پیسے
" (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

جو احباب اور جماعتیں خریدنا چاہیں وہ تعداد مطلوبہ سے جلد اطلاع دیں۔ تاکہ حسب ضرورت کتاب چھپوائی جائے۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

چوہدری رحمت اللہ صاحب کمشن ایجنٹ ٹھجپور شرقیہ کالرڈ کا بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

سید مبارک احمد سرور اصلاح و ارشاد - ربوہ

چائے نوشی تمباکو اور دیگر منشی اشیاء کی عادت اور رمضان المبارک

(از مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ماہ صیام کے متعلق اپنے قیمتی مضامین میں احباب کو کم از کم اپنی ایک کمزوری کی اصلاح کی طرف متواتر توجہ دلاتے رہے ہیں اس بارہ میں اگر انسان ارادہ کر لے تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اس میں کامیابی ممکن ہو جاتی ہے اور اس کے لئے رمضان کا مہینہ ایک بہت سہل اور موزوں وقت ہے کیونکہ اس وقت میں جب جائز چیزوں کے استعمال سے اللہ تعالےٰ کی رضا کے مدنظر رکا جا سکتا ہے تو ناجائز اور غیر پسندیدہ سے کیوں نہیں ! صرف قوت ارادی اور استقلال کی ضرورت ہے

موجودہ زمانے میں چائے کا استعمال بھی نہایت غلط طور پر ایک وبا کی صورت اختیار کر چکا ہے جس سے لوگوں کی جسّیں بری طرح متاثر ہو کر معاشرہ میں عدم توازن کا موجب بن گئی ہیں اگر بعض لوگ چائے تمباکو اور اسی طرح کی دوسری اشیاء کی جو مریضوں کے استعمال کے لئے ہیں نہ کہ تندرستوں کے لئے ابتدائی خوش کن تحریک سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ چائے کوئی مفید یا مقوی چیز ہے تو ان سے زیادہ غلطی خوردہ کوئی اور شخص نہیں ہو سکتا۔

چینی لوگ ایک شاندار تہذیب کے حامل ہیں جنہوں نے بہت سی ایجادیں کیں چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے لیکن جب یہ لوگ افیون کھانے کی عادت میں مبتلا ہو گئے تو کئی صدیوں سے ان کا وجود ایک عضو معطل ہو کر رہ گیا اب حال ہی میں کمیونسٹ حکومت نے افیون کے متعلق سخت امتناعی احکام جاری کر کے اپنے لوگوں کے ہوش کی کچھ دوا کی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مغربی قومیں بھی چائے تمباکو اور دوسری منشی اشیا استعمال کرتی ہیں لیکن ان میں اور مشرقی اقوام خصوصاً مسلمانوں میں ایک نمایاں فرق ہے اول الذکر ساتھ ساتھ ان کے مضر اثرات کا علاج بھی کرتی رہتی ہیں لیکن مسلمان بالعموم جب کسی برائی کا شکار ہوتے ہیں تو بے بس ہو کر رہ جاتے ہیں کیا ان کی موجودہ سستی و کاہلی معاشرتی و اقتصادی گراوٹ اور بری باتوں کی طرف میلان و اچھی باتوں سے توجہگی وغیرہ کی حالت ان کی بے حسی پر دال نہیں ؟ اگر وہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح قانون شریعت پر عمل کر کے بری باتوں اور عادتوں میں گرفتار نہ ہوتے تو اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کے ساتھ دنیوی نعماء سے بھی متمتع ہو سکتے تھے کیونکہ قانون شریعت ایک مومن کے لئے قانون قدرت بھی اپنے اندر لئے ہوئے ہے مثلاً اگر وہ بیمار ہو جائے یا کسی بری عادت میں مبتلا تو ہو نہیں سکتا کہ وہ اس کیلئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعاؤں کے علاوہ قانون قدرت کے ماتحت صحیح علاج کی طرف توجہ نہ کرے اس سے وہ لوگ بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں جنہیں قانون شریعت سے کوئی واسطہ نہیں لیکن بدقسمتی سے موجودہ زمانہ کا مسلمان ان دونوں قانونوں سے روگرداں ہے اور ہر معاملہ میں افراط و تفریط کی وجہ سے گرفتار آلام۔ کہیں دھوکہ و فریب سے سرمایہ داری ہے تو کہیں ہاتھ پاؤں نہ ہلانے کے باعث نکبت و ہلاکت۔ کسی جگہ نمود و نمائش اور فیشن پرستی دیکھنے میں آتی ہے تو کسی جگہ گند و غلاظت ایک طبقہ تقدیر کے غلط مفہوم ناجائز توکل اور خوش فہمی میں مبتلا ہے تو دوسرا ادب و اطاعت سے نکل کر اباحتی اور تدبیروں کا شکار غرض مسلمانوں نے دین اسلام کی وسطی شاہراہ کو چھوڑ کر اپنی اپنی پگڈنڈیاں بنالی ہیں جن پر وہ حیراں و سرگرداں پھر رہے ہیں لیکن ذرا سوچتے نہیں (بلکہ توجہ دلانے پر برہم ہو جاتے ہیں) کہ اسباب و علل کی دنیا میں اس کی کوئی وجہ ہے

یقیناً ان کی اس حالت کی ایک بڑی وجہ ان کا غیر طبعی چیزوں یا نشوں دوسرے لفظوں میں دماغی و جسمانی عدم توازن میں مبتلا ہونا ہے جس سے نکلے بغیر کوئی چارہ نہیں ان نشوں میں تمباکو اور چائے کا بڑا دخل ہے میں اس وقت تفصیل میں نہیں جا سکتا (چائے کے نقصانات نشہ کی تعریف وغیرہ کے لئے قارئین کرام چائے نوشی پر میرا مضمون مندرجہ المنار بابت اپریل مئی جون ۱۹۶۲ء ملاحظہ فرمائیں)

لہذا احباب کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے کہ وہ چائے کی خوشبو سے بے شک فائدہ اٹھائیں لیکن تندرستی کی حالت میں اس کے سمیات سے اپنے دماغ اور جسم کو مسموم ہرگز نہ کریں۔ اس کا طریق بھی محولہ بالا مضمون میں بتا دیا گیا ہے جس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے مختصراً یہ کہ سردیوں میں تھوڑی سی چائے کی پتی کو کیتلی میں ڈال کر اوپر سے گرم پانی انڈیل دیا جائے اور ڈھکنا بند کر دیا جائے دو چار منٹ کے بعد اسے پی لیا جائے۔ زیادہ دیر رکھنے یا جوش دینے سے خوشبو کے ساتھ اس کے زہر بھی پانی میں حل ہو جائیں گے پہلی صورت میں صرف خوشبو حل ہوگی۔ چائے کے نقصانات کی مثالیں تو بہت ہیں میں یہاں صرف ایک بیان کر دیتا ہوں ایک صاحب کو جن کا تقریباً سب خاندان بری طرح اس سے متاثر ہے میں نے اسبارہ میں بہت سمجھایا انھوں نے کچھ دنوں کے بعد فرمایا کہ میں نے دوپہر کے بعد کی چائے چھوڑ دی ہے میں نے کہا کہ صبح کی بھی چھوڑ دیں جس پر انھوں نے کہا کہ پھر میں دفتر میں کام نہیں کر سکوں گا یہ صاحب ایک ذمہ دار محکمہ کے انچارج ہیں اور دماغی کام کرنے کے لئے چائے کی مضر اور مصنوعی تحریک کے محتاج ہیں

چائے کے عادی شخص کی آنکھیں اکثر چڑھی ہوئی ہونگی چائے پینے کے بعد وہ بہت جوش سے باتیں کر رہا ہوگا اور کام وغیرہ میں بظاہر غیر معمولی حرکت دکھائیگا اور کبھی غصہ میں بھی آجائیگا اس کے بعد اس پر مردنی چھا جائے گی

یہ ایک معمولی سے نشہ والی چیز کے اثرات ہیں اس سے آپ دوسری چیزوں مثلاً تمباکو۔ افیون اور شراب وغیرہ کے مضر اثرات کا اندازہ کر لیں اور جس قوم کے افراد ایسی ایک سے زیادہ چیزوں میں مبتلا ہوں اس کا تو خدا ہی حافظ ہے کیا میں امید کروں کہ احباب جماعت احمدیہ جو اس وقت دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں نہ صرف خود ان سے بچیں گے بلکہ دوسروں کو بھی بچائیں گے اور رمضان کا مبارک مہینہ اس کا بہت ... [illegible]

وعدہ جات چندہ تعمیر دفتر وقف جدید

مندرجہ ذیل جماعتوں اور احباب کرام کی طرف سے چندہ نقد اور وعدہ جات برائے تعمیر دفتر وقف جدید موصول ہوئے ہیں جزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم
مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آف عدن نقد	۵۰۰
اہلیہ محترمہ	۵۰۰-۰۰
ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب پاکپتن	۱۰-۰۰
ڑگڑی ضلع گوجرانوالہ	۲۱-۵۰
جمال پور سابق سندھ	۵۸-۰۰
قمر آباد "	۱۸۶-۰۰
مورو "	۱۸-۰۰
گوٹھ سردار محمد "	۷۵-۰۰
نواب شاہ "	۱۰۰-۰۰
دریا خان مری "	۱۰-۰۰
گوٹھ امام بخش "	۱۲۰-۰۰
ڈگری "	۱۲-۰۰

نام	رقم
نبی سر روڈ سابق سندھ	۷۶-۰۰
احمد آباد "	۲-۰۰
میرپور خاص "	۱۶-۰۰
گوٹھ غلام رسول "	۱۰۰-۰۰
حیدر آباد "	۳۸-۰۰
متفرق "	۸-۰۰
عنایت اللہ صاحب بھٹی دودن عز اسماعیل آباد } نقد	۵-۰۰
مکرم مبارک علی افتخار علی صاحبان لائل پور	۱۲۵-۰۰
چک نمبر ۱۲۱ گ ب گھوال ضلع لائل پور	۳۳-۷۵

(ناظم مال وقف جدید)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں ایک سند یافتہ لائبریرین کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں اس وقت فوری طور پر ایک لائبریرین کی ضرورت ہے تنخواہ صدر انجمن کے گریڈ کے مطابق ہو گی۔ اگر کوئی دوست عارضی طور پر بھی یہ خدمت انجام دینا چاہے۔ تو از راہ کرم فوری طور پر درخواست بھیجدیں۔ مگر سند یافتہ ہونا شرط ہے یعنی درخواست دہندہ گریجوایٹ ہو اور پھر اس کے پاس لائبریری سائنس کا ڈپلومہ ہو۔

(پرنسپل)

درخواست ہائے دعا

میرے والد حافظ محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بھیکی کی طبیعت بوجہ بواسیر عرصہ تین چار ہفتہ سے زیادہ علیل ہے بزرگان سلسلہ محترم والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (مبشر احمد)

۲ - ایک احمدی بہن امۃ الحفیظ بیوہ رشید احمد خاں صاحب مرحوم سخت مشکلات میں مبتلا ہیں بزرگان سلسلہ ان کے لئے دعا فرمادیں۔ محمد اسلم خاں احمدی گلی نمبر ۷۵ مکان ۸۷۷ بزاز محلہ لاہور چھاؤنی)

۳ - میری اہلیہ تقریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(ایم ایس طاہر دیو پرائمر ایسٹرن ٹوب ویل کوچانگ گانگ)

جزاکم اللہ احسن الجزاء

از مکرم میاں عبد الحق صاحب ناظر بیت المال ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال بھی صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں طور پر ایزادی ہو رہی ہے۔ اور اس وقت تک یہ ایزادی مبلغ ایک لاکھ روپے سے بڑھ چکی ہے یعنی گزشتہ سال کے پہلے نو مہینوں میں ان چندوں کی جو رقم وصول ہوئی امسال اسی عرصہ میں اس سے ایک لاکھ سے بھی زائد رقم زیادہ وصول ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جن جماعتوں کی وجہ سے یہ ایزادی ہوئی ہے اور وہ ان چندوں کی ادائیگی میں پیش پیش ہیں ان کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کی گئی ہے۔ یہ فہرست جماعتوں کی اطلاع کے لئے یہاں بھی شائع کی جا رہی ہے اور بزرگان سلسلہ اور دوسرے تمام احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ بھی ان جماعتوں کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اس وقت تک ان چندوں کی وصولی میں جو ایزادی ہوئی ہے وہ بے شک بہت قابل قدر ہے لیکن یہ ایزادی ہماری فوری ضروریات اور جماعتوں کی حقیقی استطاعت سے بہت کم ہے۔ اس سال مختلف ضرورتوں کی وجہ سے لازمی چندوں کی آمد کے بجٹ میں گزشتہ سال کی نسبت مبلغ دو لاکھ پچاسی ہزار روپے کی ایزادی کی گئی تھی۔ لیکن ابھی تک عملاً صرف ایک لاکھ روپے کی ایزادی ہوئی ہے۔ اس لئے خاکسار تمام جماعتوں سے درخواست کرتا ہے کہ ان دو تین مہینوں میں جو صدر انجمن کے موجودہ مالی سال میں باقی ہیں۔ ان چندوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ کریں اور پوری محنت اور کوشش سے سال ختم ہونے تک اپنا سال رواں کا بجٹ پورا کر لیں۔ جن جماعتوں کے ذمہ گزشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں اور بھی توجہ اور محنت سے کام کرنا چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی مالی ذمہ داریاں ادا کر سکیں اور عہدہ داروں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی پوری طرح اپنے فرائض ادا کریں۔ آمین۔

ا :- جو جماعتیں سالتمام کا بجٹ پورا کر چکی ہیں

ضلع سرگودھا :- چک ۳۵ ج ب — ضلع لائلپور :- تاندلیانوالہ
ضلع گوجرانوالہ :- ۱- منگٹ اونچے ۲- گوہلو وڑکاں — ضلع گجرات :- ہکوال
ضلع سیالکوٹ :- ۱- کوروال ۲- شہزادہ ۳- چندر کے منگولے ۴- تورسکہ
آزاد کشمیر :- چرناڑی — ضلع ملتان :- چک ۱۷۰/10-R
ضلع منٹگمری :- چک ۵۵/2-L — ضلع بہاولنگر :- ۱- چک ۱۶۰/7-R ۲- چک ۱۸۴/7-R
ضلع خیرپور :- صوبہ ڈیرہ — ضلع نواب شاہ :- ۱- قمر آباد ۲- دیہ چھپاسٹ
مشرقی پاکستان :- منشی گنج

ب :- جن جماعتوں کی وصولی اسی فیصدی سے اوپر ہے

ضلع جھنگ :- ۱- دار الیمن ربوہ ۲- چک ۲۲۵ چھچکانہ ۳- چک ۲۴۲ آبادی لیلاں
ضلع لائلپور :- ۱- چک ۲۳۳ ر ب کوٹھی جھنڈا سنگھ والا ۲- چک ۵۹۱ گ ب گنگاپور ۳- چک ۱۷۱ گ ب
ضلع میانوالی :- میانوالی شہر — ضلع لاہور :- مزنگ
ضلع شیخوپورہ :- ۱- کوجر ۲- بارڈیانوالہ ۳- کلسیاں — ضلع گجرات :- ۱- ایلانی ۲- گوٹریالہ ۳- جوسرکے
ضلع سیالکوٹ :- ۱- ملیانوالہ ۲- بھاڈیوالہ ۳- بھکو بھٹی ۴- جھور کاہلوں ۵- رنگپور لدھڑ ۶- بن باجوہ ۷- کنجروڑ ۸- گوڈالہ ۹- آئمہ قاضیاں — ضلع جہلم :- چک جمال
آزاد کشمیر :- میرپور — ضلع اٹک :- لارنس پور
ضلع پشاور :- پبی — ضلع ملتان :- چک ۲۴/10-R
علاقہ سندھ :- ۱- سکھر ۲- جوہی ۳- نورنگر فارم ۴- پھیرو چیچی ۵- بشیر آباد اسٹیٹ
ضلع منٹگمری :- چک ۵۰/12-L

ج :- جن جماعتوں کی وصولی چھیاسٹھ فیصدی سے زائد ہے

ضلع جھنگ :- ۱- ربوہ (اوسط تمام محلہ جات) ۲- دار الرحمت فیکٹری ایریا ربوہ ۳- دار البرکات ربوہ ۴- دار النصر شرقی ربوہ
ضلع لائلپور :- ۱- لائلپور شہر ۲- چک ۸۹ ج ب رتن ۳- چک ۲۷۵ ر ب کرتارپور ۴- چک ۱۸۷ گ ب الہ آباد ۵- چک ۲۴۶ گ ب ڈھنگا ۶- چک ۲ گ ب ۷- منڈی روڈالہ روڈ — ضلع سرگودھا :- خوشاب
ضلع لاہور :- ۱- دہلی دروازہ ۲- ماڈل ٹاؤن ۳- جوڑا ۴- راجہ جنگ
ضلع شیخوپورہ :- ۱- شیخوپورہ شہر ۲- بڑکے ۳- گھیلی — ضلع گوجرانوالہ :- ۱- بیڑی بھٹیاں ۲- بقاپور ۳- اکال گڑھ ۴- چک چٹھہ ۵- ۹۹ نودالی

ضلع سیالکوٹ :- ۱- بھاگووال ۲- گوگل گلوٹیاں ۳- لبے ۴- قلعہ صوبہ سنگھ ۵- مہدی پور کتھو والی ۶- نوادے ۷- عینوالی ۸- ڈیریانوالہ ۹- دھینوالہ سیداں۔
آزاد کشمیر :- مظفر آباد۔
ضلع گجرات :- ۱- کنجاہ چوکنانوالی ۲- سرائے عالمگیر ۳- کیانہ ۴- بھلیسر ۵- چک ۲۶ احمد آباد ۶- پراں
ضلع ملتان :- ۱- ملتان شہر ۲- چک ۱۲۵/10-R ۳- کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ ۴- چک ۳۹۰/W.B.
ضلع منٹگمری :- دیپالپور — ضلع مظفر گڑھ :- چک ۹۳/7-D.A
ضلع بہاولنگر :- ۱- بہاولنگر شہر ۲- چک ۱۲۱ مراد — ضلع بہاولپور :- چک ۸۹/D.B منڈی زمان
علاقہ سندھ :- ۱- کنڈیارو ۲- لاڑکانہ ۳- انور آباد ۴- لادھن ۵- گوٹھ غلام رسول ۶- چک ۲۷ الف کاچیلو

د- جن جماعتوں کی وصولی ساٹھ فی صدی سے زائد ہے

ضلع جھنگ :- ۱- دار الصدر جنوبی ربوہ ۲- دار الصدر غربی ربوہ ۳- چنیوٹ
ضلع لائلپور :- ۱- چک ۳۶۹ ج ب جودھانگری ۲- چک ۹۷ گ ب صریح ۳- سمندری ۴- ماموں کانجن
ضلع لاہور :- ۱- سول لائن ۲- نیلا گنبد ۳- پرانی انارکلی ۴- قصور ۵- پتوکی منڈی
ضلع شیخوپورہ :- موہلنوال — ضلع گوجرانوالہ :- کوٹو تارڑ
ضلع سیالکوٹ :- ۱- درگانوالی ۲- چھنڈو ساہی ۳- ڈالہ زید کا ۴- گھٹیالیاں شہر ۵- بہلولپور ۶- تلونڈی بھنڈراں ۷- عزیز پور ڈوگراں ۸- کوٹ نیناں۔
ضلع گجرات :- ۱- منڈی بہاء الدین ۲- مونگ — ضلع راولپنڈی :- پنج ورکس — ضلع اٹک :- کیمبلپور
ضلع ہزارہ :- مانسہرہ — ضلع پشاور :- نوشہرہ چھاؤنی
ضلع ملتان :- ۱- ملتان چھاؤنی ۲- ملکوٹ چاہ بھاگووال ۳- شیخ پور کنڈ چاہ گھنے والا ۴- سرائے سدھو
ضلع منٹگمری :- ۱- اوکاڑہ ۲- چک ۲۲۵/E.B — ضلع بہاولنگر :- چک ۳۳۴/H.R مروٹ
ضلع بہاولپور :- چک ۴/الف نہر فتح — ضلع رحیم یار خان :- چک ۱۲۳/P فیروزہ — بلوچستان :- فورٹ سنڈیمن

ہ- جن جماعتوں کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پچاس فی صدی سے بھی کم ہے۔ لیکن

ا- چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی اسی فیصدی سے اوپر ہے

ضلع سرگودھا :- ۱- چک ۸۷-۸۶ شمالی ۲- چک ۹۸ شمالی۔ ضلع لاہور :- چابک سواراں
ضلع شیخوپورہ :- چک ۱۳۰ چیلیکے۔ ضلع سیالکوٹ :- ۱- مانگا چانگریاں ۲- پمپ المعروف احمد آباد
ضلع گجرات :- نصیرہ۔ ضلع مظفر گڑھ :- چک ۱۳۰/3-D.A۔ بلوچستان :- ۱- سبی۔

جن جماعتوں کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی ساٹھ سے اسی فی صدی تک ہے۔

ضلع جھنگ :- ۱- دار الرحمت غربی ربوہ ۲- دار الرحمت وسطی ربوہ ۳- بستی دریام ۴- چیل بھٹیاں
ضلع سرگودھا :- بھیرہ۔ ضلع میانوالی :- بھکر۔ ضلع لائلپور :- ۱- چک ۴۰ ج ب لیلاں ۲- چک ۲۷۷ ر ب سیدی ۳- چک ۹۲ گ ب
ضلع لاہور :- ۱- لاہور (اوسط تمام حلقہ جات) ۲- سنت نگر ۳- لاہور چھاؤنی ۴- راجگڑھ چوبرجی ۵- دھرم پورہ ۶- اسلامیہ پارک۔ ضلع شیخوپورہ :- مریدکے۔ ضلع گوجرانوالہ :- حافظ آباد۔ ضلع سیالکوٹ :- ۱- گھنو کے ججہ ۲- وڈان ۳- قیام پور۔ ضلع جہلم :- کھیوڑہ۔ آزاد کشمیر :- دریا دھتال۔ ضلع بنوں :- بنوں شہر۔ ضلع مظفر گڑھ :- چک ۲۷۵/T.D.A۔ ضلع ملتان :- آڑی پور۔ ضلع بہاولپور :- بہاولپور شہر۔ ضلع رحیم یار خان :- مسن خورد۔ علاقہ سندھ :- ۱- ... ۲- سنڈ جام۔ بلوچستان :- کوئٹہ۔ کراچی :- اوسط تمام حلقہ جات۔ مشرقی پاکستان :- کرم پور۔

اعلان نکاح

میرے بھائی ملک سعید احمد صاحب ابن ملک مولا بخش صاحب مرحوم ۱۶۲۴ جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی کی بیٹی عزیزہ امۃ الودود نعیمہ کا نکاح عزیز ذکاء اللہ ملک ابن محترم ملک نیاز محمد صاحب منٹگمری (برادر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش) سے دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۱۵ فروری ۶۳ء بروز جمعۃ المبارک درس القرآن کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے دین و دنیا میں بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(ملک بشارت احمد — ربوہ)

قابلِ رشک قربانی

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید)

سلسلہ کے دو بلند پایہ بزرگان حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی خدمت میں تعمیر دفتر وقف جدید کے سلسلہ میں درخواست کی گئی تھی کیونکہ اس سلسلہ میں مالی پریشانی کا سامنا ہے ان دونوں بزرگان نے اس کے جواب میں جس خلوص کا اظہار فرمایا ہے وہ خصوصاً جماعت کے متمول احباب کے لئے ایک نہایت قابل تقلید نمونہ ہے۔ انہوں نے نہ صرف نہایت ہمدردانہ رنگ میں دعا، کا وعدہ فرمایا بلکہ غیر معمولی قربانی کا ثبوت دیتے ہوئے اس مد میں مندرجہ ذیل گرانقدر وعدے ارسال فرمائے۔

(۱) حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی = ۱۰۰/- روپیہ

(۲) حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری خود = ۱۰۰/- نقد

" " از طرف اہلیہ محترمہ = ۵۰/- نقد

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان بزرگان کی تقلید میں غیر معمولی قربانی کا مظاہرہ کریں۔ نیز ان کی صحت، درازیٔ عمر، تعلق باللہ اور جان و مال میں برکت کے لئے دعا کو لازم پکڑے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان قابل صد رشک بزرگان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

ضرورت اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں شروع اپریل سے ایک ایس۔وی اور ایک مولوی فاضل او۔ٹی (ٹرینڈ) استاد کی ضرورت ہے۔ مولوی فاضل بھی جو او۔ٹی نہ ہوں درخواست دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہائی سکول میں پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں۔

مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت کرنے کے خواہشمند اپنی درخواستیں مع نقول اسناد و تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت ۱۰ر مارچ تک بھجوا دیں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

سیرۃ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

سیرۃ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کی کتابت شروع ہے حضرت مولانا صاحب مرحومؓ کے جن شاگردوں نے ابھی تک تاثرات نہیں بھجوائے ان کے لئے ابھی موقعہ ہے کہ اس اعلان کے بعد دس دن کے اندر اپنے تاثرات ارسال کر کے ثواب حاصل کریں۔ (مؤلف اصحاب احمد قادیان)

انصار اللہ بجٹ بھجوائیں

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کا پہلا مہینہ ختم ہو چکا ہے۔ بہت کم مجالس نے اپنے ۱۹۶۳ء کے بجٹ بھجوائے ہیں۔ مجالس جلد توجہ کریں۔ ناظمین علاقہ و ضلع اور زعماء اعلیٰ مہربانی فرما کر اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا ان کے حلقہ کی تمام مجالس بجٹ بھجوا چکی ہیں۔ اگر کسی مجلس نے ابھی تک بجٹ نہ بھجوایا ہو تو اب بھجوا دیا جائے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی جماعتہائے احمدیہ ضلع منٹگمری گذشتہ دنوں بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہو گئے تھے۔ جن سے اب انہیں آرام ہے۔ مگر کمزوری زیادہ ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔"

۲۔ عرصہ دس ماہ سے میں اور میرے بیوی بچے خارش کے مرض میں گرفتار ہیں۔ ایلوپیتھک۔ ہومیوپیتھک اور یونانی سب طرح کے علاج کئے ہیں مگر ابھی تک مکمل آرام نہیں آیا۔ جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اگر کوئی دوست کوئی دوا بتا سکیں تو ذیل کے پتہ پر اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (عبدالرحمٰن دہلوی۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ محمودہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۵/۲/۶۳ بروز جمعہ نو بجے صبح بچے کی ولادت کے بعد وفات پا گئی ہیں (مرحومہ موصیہ تھیں)۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(صدیق احمد عربی ٹیچر نزد چونگی ۳ گوجرہ ضلع لائلپور)

احباب کی توجّہ کیلئے

محترم سیّد داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

حسب منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ میں دار الیتامیٰ قائم ہو چکا ہے۔ مَیں امراء جماعت اور احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ رمضان کے صدقات میں اس ادارے کو بھی یاد رکھیں۔ اس ادارے کا نام حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا و نور اللہ مرقدھا کی یاد میں دار الاقامۃ النصرۃ (نصرت ہوسٹل) تجویز کیا گیا ہے۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

— حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد —

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں۔ مَیں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

شہر سیالکوٹ میں عید الفطر کی نماز

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ عید الفطر کی نماز بوقت ۹½ صبح جامعہ احمدیہ میں ادا کرے گی وقت کی پوری پابندی انشاء اللہ تعالیٰ ہو گی۔ احباب وقت پر تشریف لے آویں۔

فطرانہ کی شرح -/۱ فی کس ہے جو نماز سے پہلے ادا کرنا لازمی ہے۔ عید فنڈ حسب استطاعت ادا کیا جاوے۔

(امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

ماڈل ٹاؤن لاہور میں نماز عید الفطر و دعا

مورخہ ۲۴/۲/۶۳ کو بروز اتوار چار بجے شام کوٹھی حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ نمبر ۱۰۸ اسی ماڈل ٹاؤن لاہور میں نماز عصر کے بعد قرآن حکیم کی آخری تین سورتوں کا درس ہو گا۔ پھر اجتماعی دعا ہو گی۔ افطاری کا انتظام بھی ہو گا اس لئے تمام احباب حلقہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مبارک موقعہ میں شمولیت اختیار کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

۲۔ نماز عید الفطر بھی حسب سابق متذکرہ کوٹھی ۱۰۸ اسی میں صبح ۹ بجے ادا ہو گی۔ احباب سے وقت کی پابندی کی درخواست ہے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ

حلقہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

ربوہ میں اوقات سحر و افطار

تاریخ	انتہائے سحر	وقت افطار
۲۵ر رمضان بروز بدھ	-	۰-۶
۲۶ر " " جمعرات	۲۵-۵	۱-۶
۲۷ر " " جمعہ	۲۴-۵	۲-۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴